مدینۃ المسیح

قادیان ۴ مئی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد ۔ نزلہ اور اسہال کے باعث ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ٭

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ لاہور تشریف لے گئے ہیں ٭

آج بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو پرنسپل کے عہدہ سے ریٹائر ہونے اور صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی ۔ اے (آکسفورڈ) کے پرنسپل جامعہ احمدیہ مقرر ہونے پر جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلبہ کی طرف سے ایک شاندار پارٹی دی گئی جس میں بہت سے احباب کو مدعو کیا گیا ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی از راہ نوازش شمولیت فرمائی ۔ اکل و شرب کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے ایڈریس پیش کیا ۔ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی ۔ بعد ازاں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے علی الترتیب ایڈریس کے جواب دیئے ۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی ۔ اور دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

آج بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کا جلسہ ہوا ۔ جس میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز ... صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب اور مولوی ... نے تقریریں کیں ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبتِ الٰہی لوگوں کو اپنی طرف کھینچے بغیر نہیں رہ سکتی

"قرآن کریم میں سورۂ یوسف میں آیا ہے ۔ ولقد همت به وهم بها لولا ان را برهان ربه یعنی جب زلیخا نے یوسف کا قصد کیا ۔ یوسف بھی زلیخا کا قصد کرتا ۔ اگر ہم حائل نہ ہوتے ۔ اب ایک طرف تو یوسف جیسا متقی نبی اور اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بھی زلیخا کی طرف مائل ہو ہی چکا تھا ۔ اگر ہم نہ روکتے ۔ اس میں سِرّ یہ ہے ۔ کہ انسان میں ایک کشش محبت ہوتی ہے ۔ زلیخا کی کشش محبت اس قدر غالب آئی تھی ۔ کہ اس کشش نے ایک متقی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا ۔ سو جائے شرم ہے ۔ کہ ایک عورت میں جذب اور کشش اس قدر ہو ۔ کہ اس کا اثر ایک مضبوط دل پر ہو جائے ۔ اور ایک شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ۔ اس میں جذب محبت الٰہی اس قدر نہ ہو ۔ کہ لوگ اس کی طرف کھینچے چلے آئیں ۔" (البدر ۸ ؍ اگست ۱۹۰۴ء)

کھوٹ والا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیئے

"ایک زرگر کی طرف سے سوال ہوا ۔ کہ پہلے ہم زیوروں کے بنانے کی مزدوری کم لیتے تھے ۔ اور ملاوٹ ملا دیتے تھے ۔ اب ملاوٹ چھوڑ دی ہے اور مزدوری زیادہ مانگتے ہیں ۔ تو بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم مزدوری وہی دینگے جو پہلے دیتے تھے ۔ تم ملاوٹ ملا لو ۔ ایسا کام ہم ان کے کہنے سے کریں ۔ یا نہ کریں ۔ فرمایا ۔ کھوٹ والا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیئے ۔ اور لوگوں کو کہہ دیا کرو ۔ کہ اب ہم نے توبہ کر لی ہے ۔ جو ایسا کہتے ہیں ۔ کہ کھوٹ ملا دو ۔ وہ گناہ کی رغبت دلاتے ہیں ۔ پس ایسا کام ان کے کہنے پر بھی ہرگز نہ کرو ۔ برکت دینے والا خدا ہے ۔ اور جب آدمی نیک نیتی کے ساتھ ایک گناہ سے بچتا ہے ۔ تو خدا ضرور برکت دیتا ہے ۔" (الحکم ۲۴ ؍ اپریل ۱۹۰۳ء)

قادیان میں قصر نماز

"نماز کے قصر کرنے کے متعلق سوال کیا گیا ۔ کہ جو شخص یہاں آتے ہیں ۔ وہ قصر کریں ۔ یا نہ ۔ فرمایا ۔ جو شخص تین دن کے واسطے یہاں آئے ۔ اس کے واسطے قصر جائز ہے ۔ میری دانست میں جس سفر میں عزم سفر ہو ۔ پھر خواہ وہ تین چار کوس کا ہی سفر کیوں نہ ہو ۔ اس میں قصر جائز ہے ۔ یہ ہماری سیر سفر نہیں ہے ۔ ہاں اگر امام مقیم ہو ۔ تو اس کے پیچھے پوری ہی نماز پڑھنی پڑیگی ۔ حکام کا دورہ سفر نہیں ہو سکتا ۔ وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے باغ کی سیر کرتا ہے ۔ خواہ نخواہ سفر کرنے کا تو کوئی وجود نہیں ۔ اگر دوروں کی وجہ سے انسان قصر کرنے لگے ۔ تو پھر یہ دائمی قصر ہوگا ۔ جس کا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے ۔ حکام کہاں مسافر کہلا سکتے ہیں ۔ سعدی نے بھی کہا ہے ۔ ؎

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت"

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانیہ جرمنی سے مصالحت پر آمادہ ہے

۳ مئی کو دارالعوام برطانیہ میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ یہ خیال کہ برطانیہ بعض دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر جرمنی کے گرد حلقہ قائم کرکے اسے گھیرے میں لینا چاہتا ہے۔ بالکل غلط ہے اور اس قسم کی سب افواہیں بے بنیاد ہیں۔ اس طرح جرمنی کو محاصرہ میں لے لینے کی کوئی تجویز نہیں۔ رومانیہ اور یونان کو حکومت برطانیہ نے حفاظت کا جو یقین دلایا ہے۔ اسے جرمنی یا کسی اور ملک کے خلاف کارروائی سے تعبیر کرنا سراسر نادانی ہے۔ یہ کسی ملک کے خلاف تادیب نہیں۔ ہمیں جرمنی سے کوئی عداوت نہیں۔ اگر اب بھی وہ آئندہ کے لئے یقین دلا سکے کہ جارحانہ اقدامات سے اجتناب کرے گا۔ تو حکومت برطانیہ از سر نو اس کے ساتھ گفتگوئے مصالحت کرنے کے لئے تیار ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے جو کچھ کہا۔ یا ہٹلر نے اس کا جو جواب دیا۔ وہ بالکل ایک علیحدہ چیز ہے۔ اس کے علاوہ آج کابینہ کے اجلاس میں ان تجاویز پر غور کیا گیا۔ جو سوویٹ روس کی طرف سے متحدہ محاذ کے سلسلہ میں موصول ہوئی ہیں کیبنٹ نے کامل غور وخوض کے بعد ان تجاویز کا ایک جواب تیار کیا ہے۔ جو اس ہفتہ کے آخر تک مکمل ہو کر ماسکو پہنچ جائیگا اس جواب میں کیا ہوگا۔ اس کے متعلق تاحال کوئی سرکاری اطلاع توشائع نہیں ہوئی۔ لیکن غیر سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کوشش دسعی میں کامیابی کی بہت امید ہے۔ اور روس نے فرانس و برطانیہ کے ساتھ ایک فوجی معاہدہ کی جو تجویز پیش کی تھی۔ ممکن ہے۔ وہ عمل میں آجائے۔

جرمنی کے ذمہ وار افسر اٹلی میں

برلن سے ۳ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے وزیر خارجہ ہر فان ربن ٹراپ کی کل شام روم کو روانگی کے متعلق سرکاری اعلان ہو گیا ہے۔ جہاں کئی روز قیام رہے گا اور اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو اور دیگر مدبرین سے صلاح ومشورے ہونگے جرمنی کے کمانڈر انچیف بھی آج کل لیبیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور وہ بھی عنقریب اسے ختم کرکے روم پہنچ جائیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ ۵ مئی کو پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک کی طرف سے ہٹلر کی تقریر کا جواب دیا جائیگا۔ جرمن کے ذمہ وار افسروں کے روم میں اجتماع کی غرض یہ خیال کی جاتی ہے۔ کہ اگر اس تقریر کے نتیجہ میں کسی فوری اقدام کی ضرورت محسوس ہو تو اس میں تاخیر کا احتمال نہ رہے۔ اور دونوں ممالک متحدہ طور پر کارروائی کر سکیں۔ برلن کے باخبر حلقوں میں یہ بات بیان کیجاتی ہے۔ کہ اگر پولینڈ کی طرف سے ڈینزگ کے بارہ میں کوئی مطالبہ پیش کیا گیا۔ تو جرمنی اسے ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ اور اس میں اٹلی اس کے ساتھ متفق ہوگا۔ بلکہ یہاں تک کہا جا رہا ہے۔ کہ جرمن افسروں کی روم کو روانگی کا مطلب ہی یہ ہے کہ دونو ڈکٹیٹر متحدہ طور پر کوئی شگوفہ کھلانے والے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اعلان یہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ حکومت جرمنی نے شمالی یورپ کی حکومتوں سے معاہدانہ گفت وشنید کا آغاز کر دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں فی الحال ناروے سویڈن۔ اور ڈنمارک سے بات چیت کی جا رہی ہے۔ اور اس کے بعد اسٹونیا لٹویا اور لیتھونیا کے ساتھ بھی عنقریب یہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خبریں بھی آرہی ہیں۔ کہ پولینڈ کی سرحد کی نگرانی کا گو پہلے سے کافی انتظام تھا۔ مگر اب جرمن افواج کا وہاں زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔ بہرحال جرمنی اور اٹلی کی حرکات کو اب بھی مخدوش نگاہوں سے دیکھا جارہا ہے۔

فلسطین میں دہشت انگیزی اور بدامنی کی رفتار

حیفہ سے ۳ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ عربوں کے ایک بھاری گروہ نے گذشتہ شب ناصرہ پر حملہ کر دیا۔ اور ایک بنک کو لوٹنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ تاہم انہوں نے سرکاری دفاتر اور عمارات کو نذر آتش کر دیا۔ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے۔ اور نہایت قریب سے سرکاری پولیس پر فائر کرنے لگے۔ یہ حملہ رات کے سوا آٹھ بجے شروع ہوا تھا۔ فائرنگ کے جواب میں پولیس نے بھی گولی چلائی۔ اور یہ سلسلہ نصف شب تک جاری رہا۔ اس ہنگامہ میں بہت سے اشخاص ہلاک ہوئے۔

حکومت نے اس حملہ کی سزا کے طور پر شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ اور چار مکانات کے انہدام کا حکم دیا ہے۔ جن میں سے گولیاں چلائی جارہی تھیں۔ اس کے علاوہ ۵۰۰ پونڈ مجموعی جرمانہ بھی اس شہر پر کر دیا گیا ہے۔

جبری بھرتی کے بل کے خلاف مسٹر ڈی ویلرا کا احتجاج

ڈبلن میں ۳ مئی کو آئرش پارلیمنٹ یعنی "ڈیل" میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ڈی ویلرا نے کہا۔ کہ برطانوی پارلیمنٹ نے جبری بھرتی کا جو بل پاس کیا ہے۔ اس کی بعض دفعات میں شمالی آئرلینڈ میں اس کے نفاذ کی گنجائش بھی ہے۔ اس کے خلاف میں نے حکومت برطانیہ کے پاس شدید احتجاج کیا ہے۔ جس پر امید ہے غور کیا جائے گا۔ حکومت آئرلینڈ کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ برطانیہ کا کوئی حق نہیں۔ کہ السٹر کے رہنے والوں کو فوج میں جبراً بھرتی کرے بعض اور ممبروں نے بھی اس موضوع پر اظہار خیالات کیا۔ اور ایک نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہمیں امید نہیں۔ حکومت برطانیہ ایسی احمقانہ حرکت کرے گی۔

دوسری طرف لارڈ کریگاوین نے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم سے لنڈن میں ملاقات کرکے اعلان کیا۔ کہ شمالی آئرلینڈ کے تمام وسائل حکومت برطانیہ کی امداد کے لئے وقف ہیں۔ لیکن دارالعوام میں اس حلقہ کے ممبروں نے بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس بل کی اس دفعہ کی مخالفت کی جائے۔ کیونکہ اس سے شمالی آئرلینڈ اور برطانیہ کے مابین تفریق پیدا ہوتی ہے۔

قضیہ فلسطین کے حل کی سکیم

لنڈن میں فلسطین کانفرنس کی ناکامی کے بعد فلسطین اور دیگر عرب ممالک کے نمائندوں نے قاہرہ میں جمع ہو کر اس جھگڑے کے حل کے لئے ایک نئی تجویز کی ہے جو برطانوی سفیر کی وساطت سے حکومت برطانیہ کے پیش ہو چکی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ فلسطین میں قیام امن کے ساتھ ہی وہاں ایک قومی حکومت قائم کر دی جائے۔ اور نظم ونسق ملکی وزراء کے سپرد کر دیا جائے۔ تمام ملازمتیں قابل اہل ملک کو دی جائیں۔ وزراء کی امداد کے لئے برطانوی مدبر بھی مقرر کئے جا سکتے ہیں فلسطین میں یہود کی آبادی کسی حالت میں بھی کل آبادی کے تیسرے حصہ سے زیادہ نہ ہونے دی جائے۔ اور آئندہ پانچ برس میں صرف ۵۰ ہزار یہودیوں کو یہاں داخلہ کی اجازت ہو۔

حال میں جو یہودی قواعد کی خلاف ورزی کر کے یہاں آگئے ہیں۔ ان کا شمار بھی اس تعداد میں کیا جائے۔ یہودیوں پر یہاں زمینیں خریدنے پر ایسی شرائط عائد کر دی جائیں جو قومی حکومت اور ہائی کمشنر متفقہ طور پر طے کریں۔ تین سال کے بعد فلسطین کی پوری آبادی کے نمائندوں پر مشتمل ایک نیشنل اسمبلی قائم کی جائے۔ جو دستور اساسی مرتب کرے۔

عرب نمائندوں نے ان شرائط کو پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگر انہیں تسلیم کر لیا جائے۔ تو وہ اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ اس ملک سے بد امنی اور فساد انگیزی کو دور کرنے کے لئے اپنی تمام قوتیں صرف کر دیں گے۔ اور امید ہے۔ کہ دہشت انگیزی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سرمئی کی خبر ہے۔ کہ کابینہ نے ان تجاویز پر غور کیا ہے لیکن فی الحال اس کے متعلق اس کی طرف سے کسی رائے کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ اسے تسلیم کرے گی۔ یا نہیں۔

قابل توجہ عہدہ داران لوکل انجمن ہائے احمدیہ

صدر انجمن کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو ختم ہو گیا ہے۔ بقایا حصہ آمد بہت جلد وصول شدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دیا جائے۔ اور سالانہ رپورٹیں تیار کر کے ۱۰ مئی ۱۹۳۹ء تک دفتر میں ارسال فرما دیں۔ جن موصیوں نے چندہ شرط اول اور اعلان وصایا ابھی تک ادا نہیں کیا۔ ان سے وصول کر کے مذکورہ بالا تاریخ تک بھجوا دیں۔ جن موصیوں کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ کا حصہ آمد باقی ہو گا ان کی وصیتیں ماہ مئی کے آخر مجلس میں پیش کر دی جائیں گی۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

تقریب رخصتانہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو مسجد نور میں صوفی علی محمد صاحب کا نکاح پانصد روپیہ مہر پر رضیہ بیگم بنت مولوی محمد صاحب مرحوم مغفور مرنگ کے ساتھ پڑھا۔ تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر جو ۱۹ اپریل ۱۹۳۹ء کو عمل میں آئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اتفاق سے لاہور میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے ازراہ ذرہ نوازی اس تقریب میں شمولیت فرما کر دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس تعلق کو بابرکت فرمائے۔

خاکسار احمد جان عفی اللہ عنہ گنج مغلپورہ

قابل توجہ عہدہ داران و موصیان

قبل اس کے کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ بلا اجازت نظارت ہذا کوئی نعش قادیان نہ لائی جائے۔ جب تک متروکہ کے متعلق دفتر ہذا کے ساتھ خاطر خواہ سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ مگر بعض دوست بلا اطلاع نعش قادیان لے آتے ہیں۔ ان کے ساتھ نہ کوئی مقامی جماعت کا ذمہ وار عہدہ دار ہوتا ہے۔ اور نہ ہی زندگی میں موصی نے حصہ جائیداد وصیت ادا کیا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ورثاء کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور دفتر کو بھی مشکل ہوتی ہے۔ اس اعلان کو پڑھ کر آئندہ کے لئے احتیاط کرنی چاہیئے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۳ مئی - آج دارالعوام نے مسٹر چیمبرلین کی تحریک کہ ملک معظم جب کینیڈا جائیں تو اس موقع پر ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جائے - بالاتفاق منظور کر لی۔

لنڈن ۳ مئی - آج جاپانی ہوائی جہازوں نے چینی دارالحکومت چنگ کیانگ پر بمباری کی جس کی وجہ سے متعدد چینی ہلاک اور زخمی ہوئے - عمارات کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

لنڈن ۳ مئی - پولینڈ عنقریب ہی دارسا کے راستے ایک نئی فضائی سروس قائم کرنے والا ہے جس کے ذریعہ پولینڈ اور انگلستان کے درمیان براہ راست فضائی راستہ قائم ہو جائے گا اور جرمنی کی طرف سے ہو کر جانے کی ضرورت نہ رہے گی۔

ایتھنز ۲ مئی - شاہزادہ غواوران کی ملکہ بعزم ترکی یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۳ مئی - اطلاع مظہر ہے کہ ضلع کاشغر میں ایک حکم کے ذریعہ باشندگان کو ہدایت کی گئی ہے - کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر ہر قسم کا اسلحہ حکام کے پاس جمع کرا دیں - عدم تعمیل کی صورت میں موت کی سزا دی جائے گی۔

لنڈن ۳ مئی - ہیلی فیکس (نواسکوشیا) میں یونیورسٹی کے طلبہ نے نازی گورنمنٹ کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا - مظاہرین کے ہاتھوں میں جھنڈے تھے - جن پر "ہٹلر کو پھانسی دیدو" "جرمن مال کا بائیکاٹ کرو" لکھا تھا - جلوس کے بعد ہٹلر کا ایک کاغذی مجسمہ جلایا گیا - اور اعلان کیا گیا کہ ہم نے جرمن کے ڈکٹیٹر کو جہنم رسید کر دیا ہے۔

لنڈن ۳ مئی - اطلاع مظہر ہے کہ ٹرکی - ایران - عراق اور افغانستان کے وزرائے خارجہ وسط مئی میں طہران کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد کریں گے۔

حیدر آباد ۳ مئی - حکومت نظام نے ایک حکم کے ذریعہ تمام ریاست میں جہاں کہیں ضروری ہو - تعزیری پولیس تعینات کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

شملہ ۳ مئی - شدید مالی نقصان کی وجہ سے رہتک گوہانہ - پانی پت ریلوے کو بند کر دینے کا معاملہ پنجاب گورنمنٹ اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے زیر غور ہے۔

لنڈن ۳ مئی - ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۹۴۰ء میں شہر ٹوکیو کی ۲۶۰۰ ویں سالگرہ ہے - حکومت کے اشتراک عمل سے شہر کو مزین کرنے کی ایک سکیم مرتب کر لی گئی ہے - جسے عملی جامہ پہنانے کے لئے باشندگان شہر نے ایک انجمن قائم کی ہے۔

بمبئی ۳ مئی - گذشتہ ماہ کے آخر سے اب تک تقریباً ۰۰ ا ہوائی جہاز گرانے والی توپیں بمبئی میں پہنچ چکی ہیں - یہ توپیں اس لئے جمع کی گئی ہیں کہ ضرورت کے وقت ہتھیار لانے اور لے جانے والے جہازوں میں لگائی جا سکیں - معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی توپیں تمام برطانوی سلطنت میں مہیا کی جا رہی ہیں - اکثر برطانوی تجارتی جہازوں کے تختوں پر توپیں لگانے کا بندوبست ہو گیا ہے۔

لنڈن ۳ مئی - ٹوکیو کا پیغام مظہر ہے - کہ چینی جاپانی جنگ کے آغاز پذیر ہونے کے بعد سے جاپان نے جہازرانی کے کاروبار میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ سامان اور مسافروں کو لے جانے والے جہازوں کی تعداد ۳۵۰ تک پہنچ چکی ہے - ۸ لاکھ ٹن وزن کے ۱۵۰ سے زائد جہاز اب زیر تعمیر ہیں - جن میں سے ۹۰ جہاز سال رواں میں تیار ہو جائیں گے - ان جہازوں کے لئے ۶ ہزار ملاحوں کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۳ مئی - ایک اخباری بیان ہے - کہ صدر جمہوریہ ارجنٹائن نے ایک ایک حکم دیا ہے جس میں اخبار نویسوں اور پروف ریڈروں کے لئے پانچ پانچ گھنٹے کام کا وقت مقرر کیا گیا ہے - اور اضافہ تنخواہ کی صورت میں پانچ کی بجائے سات گھنٹے کام لیا جا سکیگا۔

پیرس ۳ مئی - معلوم ہوا ہے کہ روس اپنی فضائی طاقت کو بڑھانے کی سرگرم کوشش کر رہا ہے - ہر ماہ ۰۰ ۱۰ ہوائی جہاز روسی کارخانوں میں تیار ہوتے ہیں۔

لنڈن ۲ مئی - کل برطانوی پارلیمنٹ میں البانیہ کی موجودہ حیثیت کو تسلیم کر لینے کے سوال پر وزیراعظم نے کہا کہ البانوی سفیر متعینہ لنڈن کو بے حیثیت اور تیرانا میں برطانوی سفارت خانہ کو بند نہیں کیا جائیگا اس ضمن میں سر دست کوئی بیان پیش نہیں ہو سکتا - ابھی یہ معاملہ زیر غور ہے۔

لنڈن ۳ مئی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج ہنکاؤ کے شمال مغرب میں چینی اور جاپانی افواج کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی - جاپانیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے چینیوں کو سخت ہزیمت دی ہے اور ان کے ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

بیروت (بذریعہ ڈاک) البانوی شہزادہ حسین اور شہزادہ صالح نے وطنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے پہاڑی علاقوں میں جنگ شروع کر دی ہے اور البانوی سرداروں کو دعوت دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ہم زندگی میں اطالیہ کی غلامی قبول نہیں کر سکتے۔

لاہور ۳ مئی - آنریبل سر سکندر حیات خان وزیراعظم پنجاب آج شولاپور روانہ ہو گئے - جہاں آپ بمبئی پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کے فرائض سر انجام دیں گے۔

شملہ ۳ مئی - افواہ پھیل رہی ہے کہ آئندہ سال سے حکومت ہند کے بڑے بڑے افسروں اور سرکاری دفاتر کے ملازموں کے شملہ میں قیام کی مدت تین ماہ کر دی جائے گی - نیز صرف سینئر افسر اپنے ذاتی عملہ اور دفتر کے قلیل ترین کلرکوں کو ساتھ لے جایا کریں گے۔

برلن ۲ مئی - سرکاری اعلان ہے کہ ڈاکٹر گوئبلز نے اس پوسٹ کارڈ کی فروخت ممنوع قرار دیدی ہے جس پر ہر ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین کی تصویریں اکٹھی چھپی ہوئی ہیں۔

کلکتہ ۳ مئی - کیداپور گھاٹ سے آج ایک جہاز انگلستان روانہ ہونے والا تھا - کہ اچانک اس میں آگ لگ گئی اور آناً فاناً پھیل گئی - آگ نچلے درجہ خانوں سے شروع ہوئی - جس میں ولایت لے جانے کے لئے سن کے گٹھے رکھے ہوئے تھے ۶ فائر انجنوں نے چار گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد آگ پر قابو پایا۔

راجکوٹ ۳ مئی - گذشتہ چند دنوں سے حکام ریاست اور سٹیٹ کانگرس کے اعتدال پسند طبقہ کے درمیان مفاہمت کی جو امید پیدا ہو چلی تھی وہ پھر مٹتی جا رہی ہے - کیونکہ حکام ریاست بعض تجاویز تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں - ایک تجویز مجوزہ نمائندہ اسمبلی کے اختیارات سے متعلق ہے - سٹیٹ کانگرس چاہتی ہے کہ اسمبلی کو ریاست کے خزانوں پر بھی اختیار حاصل ہو۔

کوناس ۲ مئی - وزیراعظم لتھونیا نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ لتھونیا نے اپنی آزادی اور خود مختاری کے تحفظ کے لئے فوجی طاقت استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۳ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ سارجنٹ ایٹ آرمز بل ابھی نافذ نہیں کیا جائے گا۔

لاہور ۳ مئی - لاہور میونسپل کارپوریشن بل ابھی تک مکمل نہیں ہوا - ایک خیال یہ بھی ہے - کہ موجودہ میونسپل نظام اس وقت تک جاری رہے گا - جب تک ڈرینج سکیم شروع نہیں ہوتی - نئے بل کے ماتحت اردگرد کے قریباً ستر دیہات اس میں شامل ہو جائیں گے - اب میونسپل حلقہ کی آبادی پانچ لاکھ ہے - مگر اس طرح دس لاکھ ہو جائے گی۔

لکھنؤ ۳ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ یک صد شیعہ اور سنی مسلمان میرٹھ سے یہاں آ رہے ہیں - وہ بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے - تاکہ وہ مسلمانوں پر سمجھوتہ کے لئے زور دے سکیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی

دعوت عامہ

تبلیغ کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ اور افراد جماعت کے مخلصانہ وعدے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر احباب جماعت اپنی اپنی فہرستیں ارسال فرما رہے ہیں۔ اسوقت تک ۱۱۷ جماعتوں اور ۱۲ افراد کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش ہوئے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ تیار شدہ فہرستیں جلد بھیجدیں۔ اور اگر فہرستیں مکمل نہ ہوں تو جلد مکمل کرکے ارسال فرمائیں۔ ان فہرستوں میں ان دنوں کا بھی ذکر ہو جو دوستوں نے تبلیغ کے لئے وقف کئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خاص منشاء ہے کہ احباب تبلیغ کے لئے دن بھی ضرور وقف کریں۔ جو دوست سال میں ایک دو ماہ وقف کریں گے ان سے مرکز اپنی ہدایات کے ماتحت خاص مقامات پر تبلیغ کرائے گا۔ ایسے دوست ان مقامات پر تبلیغ کی خدمت انجام دیں گے۔ جہاں کی تبلیغ کی ضرورت کا احساس خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی ہوگا۔ اپنے طور پر بھی اور زندگی کی معمولی مصروفیتوں میں بھی تھوڑا تھوڑا وقت نکالکر تبلیغ کرنی ضروری ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی خاص طور پر ضروری ہے۔ کہ خاص خاص مقامات پر تبلیغ کے لئے احباب زیادہ سے زیادہ عرصہ وقف کریں۔ تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

جن جماعتوں کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوئے وہ ذیل میں درج ہیں:

جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند

حلقہ قادیان۔ مسجد مبارک۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد فضل۔ محلہ دار الانوار۔ محلہ ریتی چھلہ۔ مسجد دار الفضل۔ محلہ دار العلوم۔ محلہ دار البرکات۔ محلہ دار الرحمت۔ محلہ دار السعۃ۔ ناصر آباد۔ قادر آباد۔ دار الشیوخ ۱۳

گورداسپور۔ پھیروچیچی۔ بٹالہ۔ طالب پور۔ بھنگوال۔ میانی شیرا۔ سلواہ۔ تیجہ کلاں۔ سارچور ۷

سیالکوٹ۔ بھاگو بھٹی۔ ڈسکہ۔ موسے والا۔ کلاس والہ۔ چانگریاں۔ رائے پور۔ ظفر وال۔ میانی ڈوگراں۔ بھاگووال ۹

امرت سر۔ اجنالہ۔ سندر گڑھ۔ گلانوالی۔ موتلا ۴

لاہور۔ لاہور۔ گنج۔ چھاؤنی لاہور۔ مزنگ۔ ریٹی ۵

شیخوپورہ۔ کوٹ رحمت خان۔ ننکانہ صاحب ۲

گوجرانوالہ۔ لوری والہ۔ حافظ آباد۔ بنگلہ ناظرانہ ۳

لائل پور۔ چک ۲۸۳ و ۳۳۳ ۲

جھنگ۔ گھیانہ۔ شور کوٹ ۲

شاہ پور۔ خوشاب چک ۹۹ و ۱۱۔ ۳۷۔ بڈھر رانجھہ ۴

گجرات۔ شیخوپورہ۔ لالہ موسےٰ۔ ڈنگہ۔ سرائے عالمگیر۔ جوڑہ کرنانال۔ محمدانہ۔ پاپڑیانوالی۔ کھاریاں۔ بھمبلہ ۹

جہلم۔ پنڈ دادنخان۔ بھونچال کلاں۔ کلر کہار ۳

راولپنڈی۔ راولپنڈی ۱

کیمبل پور۔ کیمبل پور ۱

ملتان۔ چک $\frac{۱۶۶}{\text{مرانہ}}$۔ علی پور۔ چک ۳۰۔ شجاع آباد۔ رحیم یار خان

منٹگمری۔ منٹگمری۔ چک ۵۵ محمود پور۔ عارف والا۔ اوکاڑہ ۵

فیروزپور۔ فاضلکا۔ کھیوے والا ۲

جالندھر۔ کپورتھلہ۔ راہوں ۲

ہوشیارپور۔ اہرانہ۔ متھیانہ۔ سڑوعہ۔ کاٹھ گڑھ۔ مہد پور۔ چک سادھو۔ راجپور بھاٹیاں ۷

لدھیانہ۔ سمرالہ ۱

بٹالہ۔ مالنہ منڈی ۱

انبالہ۔ انبالہ ۱

جموں کشمیر۔ چارکوٹ۔ پونچھ ۲

سندھ۔ کراچی۔ کمال ڈیرہ۔ نصرت آباد۔ لاڑکانہ۔ کوٹری۔ کوٹ احمدیاں ۶

کوئٹہ۔ کوئٹہ

ممالک متحدہ آگرہ۔ چندوسی۔ آگرہ۔ علی گڑھ۔ جے پور ۴

بہار۔ ترہ پور۔ مونگھیر۔ مظفر پور ۳

اڑیسہ۔ بھدرک ۱

بنگال آسام۔ کلکتہ۔ بنکورا۔ شام پور۔ ڈھاکہ۔ پیر پیک شاہ۔ سوری۔ نائر کنڈی ۷

سی۔ پی۔ بھوپال ۱

بمبئی۔ بھاؤنگر۔ ددارکا ۲

حیدر آباد دکن۔ سکندر آباد ۱

مدراس۔ مالابار۔ سیلون۔ کالیکٹ ۱

برما۔ پورٹ بلیئر۔ رنگون ۱

میزان کل = ۱۱۳

بیرون ہند۔ کبابیر۔ نیروبی۔ منگاڈی۔ لنڈن ۴

ان کے علاوہ بعض افراد کی طرف سے بھی وعدے آئے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعانت "الفضل" کیلئے شکریہ

جناب ڈاکٹر نور احمد صاحب میڈیکل آفیسر لکھن ضلع لائلپور نے اڑھائی روپے الفضل کے اعانت فنڈ میں ارسال فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ہم موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انکی مشکلات دور فرمائے۔ خاکسار منیجر الفضل۔

درخواست ہائے دعا

ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب کی اہلیہ اور ان کا بچہ بیمار ہیں۔ بابو شکر الٰہی صاحب ننکانہ کی اہلیہ بیمار ہے۔ مرزا عبد الرحیم صاحب نوشہرہ صدر کی ہمشیرہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے میاں نور الدین صاحب شادیوال بیمار ہیں۔ لفٹننٹ راجہ شیر بہادر خان صاحب بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب قادیان بعارضہ دق بیمار ہیں۔ شیر محمد صاحب دکن کی اہلیہ اور ان کا بچہ بیمار ہیں۔ عزیز محمد صاحب موگا بعارضہ خناق بیمار ہیں۔ شیخ احمد علی صاحب کوٹ نجیب آباد کا لڑکا لطیف الرحمن بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ صوفی دین محمد صاحب گوجرانوالہ بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول کے طالب علموں اور طالبات کی امتحان میٹرک میں مولوی عطا محمد صاحب محرر صدر انجمن احمدیہ اپنے بھتیجے عبد السلام صاحب اختر کی ایم۔ اے کے امتحان میں چودھری محمد خان صاحب طبیہ کالج علی گڑھ کی فورتھ ایر کے امتحان میں ہارون رشید صاحب فرسٹ پروفیشنل ڈی۔ ای۔ ایم۔ ایس کے امتحان میں ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۳۳۲ لائلپور ماسٹر سعد اللہ خانصاحب جھنگ۔ اور محمد ابراہیم صاحب ننکانہ صاحب بی۔ اے کے امتحان میں غلام محمد صاحب عبد قادیان منشی فاضل کے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں

ولادت { مولوی غلام مصطفےٰ صاحب قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے عبد الجبار نام تجویز فرمایا ہے۔ ملک احمد خان صاحب مجاہد تحریک جدید کے ہاں ۱۸ اپریل لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲۔۳۳ کو رشید احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

لڑکوں اور لڑکیوں کی یکجائی تعلیم کا نہائت تلخ تجربہ

اسلام نے غیر محرم مرد و عورت کا میل وجول سخت ناپسند کیا۔ اور اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ اس میں بہت بڑی حکمت ہے۔ لیکن آج کل کی بے حجا آزادی کے دل دادہ اس پر آئے دن اعتراض کرتے رہتے ہیں اور باوجود سخت ناگوار نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کوشش کرتے ہیں۔ کہ عورتوں مردوں کے بے حجابانہ اور آزادانہ ملنے کے مواقع پیدا کرتے رہیں۔ اسی سلسلہ میں کچھ عرصہ سے یہ سعی کی جا رہی ہے کہ کالجوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو اکٹھی تعلیم دی جائے۔ اس قسم کا تجربہ امرت سر کے ایک کالج میں بھی کیا گیا لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں وہ نہایت تلخ ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ روزانہ اخبار "ہندو" (دھرم سی) لکھتا ہے:-

"چند سال ہوئے۔ اس کالج میں لڑکیوں کو بھی داخل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بڑی بڑی امیر ہندو لڑکیاں داخل ہوئیں۔ اور کو ایجوکیشنل کا تجربہ ہونے لگا۔ کچھ روز کا واقعہ ہے کہ بعض مسلمان لڑکوں کی چٹھیاں ہندو لڑکیوں کے نام پکڑی گئیں۔ ان چٹھیوں سے جن باتوں کا اظہار ہوا۔ ان سے کالج کی منتظم باڈی دنگ رہ گئی۔ ان چٹھیوں کا نفس مضمون دیکھ کر وہ دانتوں میں انگلیاں دبا کر رہ گئے۔ باوجود اس کے کہ کالج کے پرنسپل انٹرنیشنل کے حامی ہیں۔ کالج کے منتظمان نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اس کالج میں کوئی لڑکی داخل نہ کی جائے۔ امرت سر میں کو ایجوکیشنل کے اس تجربہ کو سخت ناکامی ہوئی۔ امید ہے۔ کہ لاہور کے کالج بھی اس سے عبرت حاصل کریں گے"!

قابلِ اعتراض چٹھیوں کی ذمہ واری صرف مسلمان لڑکوں پر رکھنا ایک ایسا امر ہے۔ جسے کوئی بھی معقول انسان درست نہیں قرار دے سکتا کالجوں کے ہندو لڑکے مسلمان لڑکوں کی نسبت کسی بات میں بھی پیچھے نہیں بلکہ چار قدم آگے ہی ہیں۔ اور یہ بات لاہور کے ہندو تہواروں پر کئی بار واضح ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں صرف مسلمان لڑکوں کو زیر الزام رکھنا۔ اور ہندو لڑکوں کو نظر انداز کر دینا کوئی پسندیدہ بات نہیں ہے پھر کالج مذکور کے منتظمین نے جو فیصلہ کیا ہے اور جس کی رو سے آئندہ کوئی لڑکی اس کالج میں داخل نہ کی جائے گی۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لڑکوں کی نسبت لڑکیاں ان حالات کی زیادہ ذمہ وار ہیں۔ جن کو دیکھ کر کالج کی منتظم باڈی دنگ رہ گئی۔ ورنہ اگر قصور وار صرف مسلمان لڑکے ہی ہوتے۔ تو آئندہ اس کالج میں ان کو نہ داخل کرنے کا فیصلہ کیا جاتا۔

لیکن قطع نظر اس سے کہ زیادہ قصور وار کون ہے۔ تجربہ نے ثابت کر دیا۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کا اجتماع سوائے برے نتائج ظاہر کرنے کے اور نوجوانوں کے اخلاق تباہ کرنے کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اسلام نے غیر محرم مردوں۔ اور عورتوں کے آزادانہ میل جول پر جو پابندی عائد کی ہے۔ اس کی خلاف ورزی یقیناً سخت نقصان رساں ہے۔ اسلام نے تو اس بارے میں اس قدر احتیاط سکھائی ہے۔ کہ غیر عورتوں اور مردوں کا آپس میں ملنا جلنا تو الگ رہا۔ کسی غیر مرد اور عورت کو ایک دوسرے پر نظر ڈالنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ ایسے مواقع پر اپنی آنکھیں نیچی رکھنی چاہئیں۔ اور عورتوں کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے زیب و زینت کی چیزیں قطعاً غیر محرم مردوں پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ اسلام کی اس تعلیم کو عورتوں پر ظلم قرار دینے والوں۔ اور اس بنا پر اسلام کے خلاف اعتراض کرنے والوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس چیز کو وہ عورتوں کے لئے آزادی سمجھتے ہیں۔ اور جس کے وہ دل دادہ ہیں۔ وہ کیا گل کھلا رہی ہے۔

اسلام چونکہ ہر معاملہ میں اخلاقی اور روحانی پاکیزگی کو مدنظر رکھتا ہے اور اسی میں انسانیت کا شرف ہے اس لئے اس نے مرد و عورت کے اخلاق کی حفاظت کے لئے ایسی ہدایات دی ہیں۔ کہ ان پر عمل کرنے سے کسی قسم کی برائی کو پہنچنے کا موقعہ ہی نہیں مل سکتا۔

جعلی سکوں کی کثرت

سرکاری اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ ۳۶-۱۹۳۷ء میں ہندوستان میں جعلی روپوں کی تعداد ایک لاکھ ۵۸ ہزار ۴۳۳ تھی۔ مگر ۳۸-۱۹۳۷ء میں یہ تعداد ۲ لاکھ چار ہزار ۷۹۵ تک پہونچ گئی۔ ہندوستان کے تمام صوبجات میں سے بمبئی میں جعلی سکے زیادہ تعداد میں رائج ہوئے۔ چنانچہ گزشتہ سال وہاں جعلی سکوں کی تعداد ۲۴ ہزار ۱۸۹ تھی۔ مگر اس سال یہ تعداد ۳۵ ہزار ۴۲۸ تک پہونچ گئی۔

دوسرا نمبر مدراس کا ہے۔ جہاں گزشتہ سال جعلی سکے ۲۴ ہزار ساٹھ تھے۔ مگر اس سال تیس ہزار ۵۸۳ ہو گئے۔ بنگال میں گزشتہ سال جعلی روپوں کی تعداد بیس ہزار ۴۳ تھی۔ مگر اب یہ تعداد ۳۰ ہزار ۲۵۰ ہے۔ سی۔ پی میں گزشتہ سال ۶ ہزار ۴۲۷ جعلی سکے استعمال ہوئے۔ مگر اس سال ۷ ہزار ۵۳۶۔ یہ اعداد و شمار نہایت تشویشناک ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس اہم امر کی طرف فوری طور پر توجہ کرے۔ اور جعلی سکے جو ملک کی دیانت کا معیار روز بروز گرانے کے علاوہ پبلک کے لئے نہایت ہی تکلیف کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ ان کا قرار واقعی انسداد کرے۔ یہ امر کس قدر افسوسناک ہے۔ کہ سرکاری خزانوں ریلوے سٹیشنوں اور ڈاک خانوں میں کھوٹے سکے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس بارے میں پبلک کی تکالیف روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں کھوٹے سکوں کی کثرت کی وجہ سے عام طور پر اصلی سکوں کو بھی رد کر دیا جاتا ہے۔ حکومت کو پبلک کی اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے خاص انتظام کرنا چاہیئے:

آتش عصیاں سے رُوحانی قوتیں جلا دینے والوں کو

اسلام کا زندگی بخش پیغام

آخروی نجات کا عقیدہ قلوب انسانی میں ایسا مستحکم طور پر راسخ ہے۔ کہ مذاہب و ملل کے اختلاف کے باوجود اس نقطۂ مرکزی پر تمام مذہبی لوگوں کا اتحاد ہے۔ کہ اس دار العمل میں انسان صرف اس لئے پیدا ہوا ہے۔ تا وہ ایسے اعمال بجا لائے۔ جن کے نتیجہ میں موت کے بعد اس کی روح کو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی سے نجات حاصل ہو۔ اور وہ تکالیف اور مصائب میں پڑنے کی بجائے راحت اور آرام سے ہمکنار رہے۔ مگر ظاہر ہے کہ محض دکھوں سے نجات پا جانا کوئی خاص فضیلت کی بات نہیں۔ بلکہ کامیابی اور اعلےٰ مقاصد کے حصول میں کامرانی فضیلت ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں نجات کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا ہے۔ وہاں نار اور دکھ کے مقابل میں اسے رکھا گیا ہے چنانچہ ایک جگہ آتا ہے۔ مالی ادعوکم الی النجاۃ وتدعوننی الی النار کہ تمہیں کیا ہو گیا۔ میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں۔ اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ اسی طرح فرماتا ہے ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا۔ کہ متقیوں کو ہم نجات دیں گے۔ مگر ظالموں کو دوزخ کی آگ میں گھٹنوں کے بل پڑا رہنے دیں گے۔ ان ہر دو مقامات میں تکلیف اور دکھ سے چھٹکارا حاصل کرنے پر نجات کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ پس نجات ایک ادنیٰ مقام ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہا جائے کہ فلاں شخص سر پہ جوتے کھانے سے بچ گیا۔ اب گو جوتے کھانے سے بچ جانا بھی اچھی بات ہو۔ مگر یہ کوئی ایسی خوبی نہیں جو انتہائی ہو بلکہ بڑی خوبی انسان کی یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے اعمال بجا لائے جن کے نتیجہ میں وہ عزت و رفعت حاصل کرے۔

قرآن کریم نے اس فرق کو تسلیم کرتے ہوئے مومن کو مفلح قرار دیا ہے۔ اور اس طرح نجات کے بعد ایک فلاح کا مقام بھی تجویز کیا ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے ماتحت وہی شخص اللہ تعالےٰ کی رضا کا حقیقی طور پر مستحق ہو سکتا ہے۔ جو فلاح حاصل کرے۔ فلاح کیا ہے فلاح یہ ہے کہ انسان جس غرض کے لئے پیدا ہوا ہے اُسے حاصل کرے اور پیدائش انسانی کی غرض ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور یبتغون فضلاً من ربھم ورضوانا میں عبودیت اور رضاء باریتعالیٰ کا حصول قرار دیا گیا ہے۔ پس وہ شخص جس نے عبودیت کو اپنا شیوہ بنا لیا اور رضاء الٰہی کے حصول کے لئے اپنی رضا کو اس نے قربان کر دیا۔ وہ فلاح پا گیا۔ اور اگر کوئی ایسا نہیں تو قرآنی تعلیم کے ماتحت اس کا ٹھکانا جنت نہیں۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمانوا بھا والذین ھم عن اٰیاتنا غافلون اولٰئک ماواھم النار بما کانوا یکسبون کہ وہ لوگ جو میرے وصل کے شیدائی نہیں۔ جن کے دلوں میں میری کوئی محبت نہیں۔ جو دُنیا کو ہی اپنا محبوب و مطلوب بنائے بیٹھے ہیں۔ اور اسی کے کاموں میں آٹھوں پہر مشغول رہتے ہیں۔ اور میری آیات سے وہ غفلت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کا ٹھکانا نار ہے

پس فلاح بندے اور خدا کے روحانی اتصال کا دوسرا نام ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اگر کسی شخص کو خدا مل گیا تو اسے سب کچھ مل گیا۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک گنہگار انسان جس کا دامن نجاست سے آلودہ ہو۔ جس کی روح گناہوں کی میل کچیل سے اپنی نورانی شکل کھو چکی ہو۔ کیا اس کے لئے بھی کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ وہ پاک اور بے عیب ہو جائے اور اللہ تعالےٰ کے دربار میں بیٹھنے کے قابل سمجھا جا سکے۔ اسلام اس کا جواب اثبات میں دیتا ہے۔ اور کہتا ہے ہاں یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ گناہ معاف بھی ہو سکتے ہیں۔ اور جب گناہ معاف ہو جائیں تو نیکیوں کے میدان میں بھی انسان اپنا قدم بڑھا سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور سوال بھی ہے۔ جو ہماری توجہ کو کھینچنے لگ جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ گناہ کیا چیز ہے؟۔ دُنیا میں طبائع کے اندر اس قدر اختلاف ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں ہمیں روزانہ یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ ایک شخص کے نزدیک ایک بات سخت گناہ کا موجب ہوتی ہے۔ تو دُوسرا اسے بالکل معمولی سمجھتا ہے۔ قتل ایک مومن کے نزدیک بدترین گناہ ہے۔ مگر ایک خونخوار ڈاکو اسے معمولی بات خیال کرتا ہے۔ سور اور شراب مسلمانوں کے نزدیک سخت گناہ ہیں۔ مگر عیسائیوں کے نزدیک زندگی کے لوازم میں سے ہیں۔ اس اختلاف طبع کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ ہم گناہ کی کوئی معین تعریف کریں۔ سو یہ امر یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ گناہ کسی فعل کو اس وقت کہا جاتا ہے۔ جب اس فعل کے ذریعہ کوئی شخص خدا کے حکم کو توڑ کر سزا کے لائق ٹھہرے۔ اس صورت میں ضروری ہے کہ:۔ (۱) اس فعل کی ممانعت کے متعلق خدا کا حکم موجود ہو۔

(۲) اس فعل کے مرتکب کو وہ حکم پہونچ چکا ہو۔

(۳) اس فعل کے مرتکب کی نسبت عقل یہ تجویز کر سکتی ہو۔ کہ وہ اس فعل کے ارتکاب سے درحقیقت سزا کے لائق ٹھہر گیا۔

(۴) اسی طرح عند الارتکاب مرتکب کا ارادہ پایا جانا بھی ضروری ہے۔

یہ شرائط اگر کسی فعل میں نہیں پائی جائیں گی۔ تو اسے گناہ قرار نہیں دیا جائیگا۔ اور نہ اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے سزا مرتب ہوگی۔ چنانچہ حکم ہی موجود نہ ہو تو اس وقت کون ہے جو کسی فعل کو گناہ قرار دے۔ اور اگر حکم تو ہو مگر مرتکب کو نہ پہونچا ہو۔ تو گو نام کے لحاظ سے اسے گنہگار قرار دے دو حقیقتاً وہ گنہگار نہیں ہوگا۔ اور اگر اسے علم بھی ہو مگر عقل اس کے متعلق گناہ کا فیصلہ نہ کر سکتی ہو تو بھی وہ گنہگار نہیں جیسے کوئی پاگل اگر قتل کر دے۔ تو گو وہ گناہ کا مرتکب دکھائی دے گا۔ مگر چونکہ عقل اس کے متعلق سزا کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ اس لئے وہ گنہگار نہیں ہوگا پھر اگر ارادہ ساتھ شامل نہ ہو۔ تب بھی گناہ کے دائرہ میں وہ فعل داخل نہیں ہوگا۔ جیسے رات کو دوائی سمجھ کر کوئی شخص زہر پی لیتا ہے۔ تو گو وہ مر جائے گا مگر اس کی موت خودکشی قرار نہیں پائیگی۔ کیونکہ ارادہ اس کے پیچھے کام نہیں کر رہا تھا۔ تو گناہ عمداً ترک فرائض اور ارتکاب نواہی کا نام ہے۔ یا اگر ہم صوفیانہ طرز میں گناہ کی تعریف کریں۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ گناہ خداداد قوتوں کے غیر محل استعمال کا نام ہے۔

مثلاً بہادری اعلےٰ وصف ہے۔ لیکن اسی کے ناجائز استعمال کا نام ظلم ہے۔ دولت و ثروت کے ناجائز استعمال کا نام اسراف ہے۔ عقل و دانائی کے ناجائز استعمال کا نام فریب اور دغا ہے۔ اور شہوانی قوےٰ کے ناجائز استعمال کا نام زنا ہے یا مثلاً ترقی کی خواہش ہر انسان کے اندر ہے۔ مگر اس کا بے جا استعمال حسد کہلاتا ہے۔ حسد ترقی کر کے احتقار بن جاتا ہے۔ اور احتقار افتخار کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے یعنی ترقی کی خواہش اس کے دل و دماغ پر ایسا اثر ڈالتی ہے۔ کہ اُسے اپنے عیوب اور کمزوریاں نظر ہی نہیں آتیں۔ اور وہ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل و اعلےٰ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ یا خدا تعالےٰ کا عطا کردہ ایک طبعی جذبہ نفرت ہے۔ یہ جب کم ہو جائے۔ تو بے غیرتی۔ اور اگر بڑھ جائے تو عداوت کی شکل اختیار کر لیتا ہے:۔

اسی طرح اعضاء انسانی میں سے زبان کو۔ آنکھوں کو۔ کانوں کو۔ ناک کو۔ ہاتھوں کو۔ غرضیکہ ہر عضو کو برمحل استعمال نہ کرنے کا نام گناہ اور قصور ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان اعتدال کو چھوڑ دیتا۔ اور اپنے فرائض منصبی میں کمی یا زیادتی کر کے صراطِ مستقیم کو ترک کر دیتا ہے۔ اور اس کی رُوح بیمار ہو کر نجات پانے کے قابل نہیں رہتی:۔

غرض اسلام کہتا ہے۔ کہ فلاح حاصل کرنے کے لئے پہلے گناہوں کا حساب بے باق کرنا ضروری ہے اور درحقیقت اس حساب کے چکانے کے لئے ہی اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ایک نام غفار بھی ہے۔ یعنی اس کی صفت یہ ہے۔ کہ وُہ گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ فرماتا ہے۔ قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ اِنَّهٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ کہ اے وے لوگو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا خدا تعالےٰ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔ تمہارے گناہ خواہ کس قدر ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو معاف کرنے پر قادر ہے۔ وہ غفور اور رحیم ہے۔ تمہارا کام صرف اتنا ہے۔ کہ تم خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں جھکو۔ اور اپنے آپ کو کلیتہً اس کے آستانہ پر ڈال دو مگر یاد رکھو۔ عذاب آنے سے پہلے ایسا کرو۔ کیونکہ سنتِ الٰہی یہی ہے کہ جب عذاب نازل ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کی مدد آسمان پر اٹھ جاتی ہے۔ اور چیخ و پکار کوئی نتیجہ پیدا نہیں کیا کرتی۔

اسلام کا یہ زندگی بخش پیغام فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔ دُنیا میں والدین بچوں کے قصور سے استاد شاگرد کے قصور سے۔ افسر ماتحت کے قصور سے۔ اور بڑے چھوٹوں کے قصور سے اکثر چشم پوشی کرتے۔ اور ہر قصور پر سزا دہی کا اصُول اختیار نہیں کرتے۔ پھر کیا وُہ خدا جس سے بڑھ کر رحیم و کریم اور کوئی نہیں۔ جس نے تمام انسانوں کے دلوں میں رحم و کرم کے جذبات پیدا کئے۔ وُہ اس قدر نعوذ باللہ کینہ توز ہو سکتا ہے۔ کہ انسان گناہ کے بعد معافی تو ہزار بار طلب کرے۔ مگر وُہ توجہ تک نہ کرے۔ اور اس وقت تک چین نہ لے۔ جب تک اسے ہاوِن مصائب میں پیس کر نہ رکھ دے۔ یقیناً ایسا خیال خدا تعالےٰ کے متعلق انتہا درجہ کا گستاخانہ ہے۔ مگر ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ جب ہم کسی گناہ کی معافی اس سے طلب کریں۔ تو جس طرح رسمی طور پر "بیگ یور پارڈن" کے الفاظ آج کل کہے جاتے ہیں۔ اسی طرح زبان سے دو چار روکھے پھیکے کلمات کہنے پر ہی اکتفا نہ کریں۔ بلکہ فرطِ غم سے ہمارا سینہ اس وقت پھٹ رہا ہو۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں۔ دل کباب ہو رہا ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے آستانہ پر تڑپ تڑپ کر اپنے آنسوؤں سے گناہوں کے داغ مٹائے جا رہے ہوں۔ ایسی صورت میں یقیناً ہمارا مہربان آقا اپنی محبت کے دامن میں ہم کو چھپا لے گا۔ وُہ خود فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَ یُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔ کہ اے مومنو اللہ تعالےٰ کے حضور خالص توبہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو خدا تمہاری بدیاں تم سے دور کر دیگا اور تمہیں ایسے جنات میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ۔ کیا لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے:۔

اسی طرح غافر الذنب اور قابل التوب بھی قرآن مجید میں خدا تعالےٰ کی صفات بیان ہوئی ہیں۔ اور وُہ فرماتا ہے۔ لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ کہ دیکھو۔ خدا تعالےٰ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔ خدا کی رحمت سے کافر مایوس ہوں۔ تو ہوں۔ مومنوں کا مایوسی سے کیا تعلق ہے:۔

پس فلاح حاصل کرنے کا پہلا طریق یہ ہے۔ کہ انسان توبہ کے دروازہ میں سے گزرے یہ دروازہ تنگ نہیں۔ بلکہ بہت کھُلا ہے۔ کروڑہا کروڑ لوگ اس دروازہ سے گزر گئے۔ اور قیامت تک خدا تعالےٰ نے اس دروازے کو کھُلا رکھنے کا حکم دے رکھا ہے۔

مُبارک ہیں وُہ جو اس دروازہ سے گزرے۔ جنہوں نے اس کے اندر داخل ہو کر جمالِ یار کی جھلک دیکھی۔ اور جو توبہ کر کے جہنم میں گر کے رضائے الٰہی کی جنت کے وارث ہُوئے:۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

اسلام میں مشورہ کی اہمیت اور اسکا طریق

(۱)

اسلام میں مشورہ کا حکم

مشورہ اسلامی سیاست کا بہت اہم رکن ہے۔ شریعت نے مشورہ کی اہمیت اس قدر بتائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سب سے بہترین انسان اور انبیاء کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بھی ارشاد فرمایا وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ کہ مومنوں سے سیاست اور جماعتی امور میں مشورہ لیا کرو۔ پھر عام قانون کے رنگ میں فرمایا وامرھم شوریٰ بینھم کہ ان کے معاملات باہمی مشورہ سے طے پاتے ہیں تیسری جگہ جماعتی امور میں مشورہ دہندوں کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا واذا کانوا معہ علیٰ امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ کہ جب وہ نبی کے ساتھ کسی جماعتی امر میں مشورہ کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو اپنی دوسری کسی ضرورت کے لئے بھی بغیر اس کی اجازت کے نہیں جاتے۔

ان آیات پر اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے طرز عمل پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام نے باہمی مشورہ کو بہت بڑی وقعت دی ہے۔ مگر اسلام دنیا میں رائج الوقت بے قاعدہ۔ بدنما۔ اور اخلاق سوز طریقہ ہائے مشورہ کا ہرگز قائل نہیں۔ آجکل جمہوریت کے نام پر بڑی بڑی سوسائٹیوں یا مجالس قانون ساز میں جس ہنگامہ آرائی اور شوریدہ سری کے مظاہرے ہوتے ہیں اسلام اسے سراسر ناجائز قرار دیتا ہے۔ بلاشبہ ہر شخص کے مشورہ کی قیمت ہوتی ہے۔ اور ہر شخص کو حریت ضمیر اور آزادی رائے حاصل ہے لیکن بہرحال مشورہ دینے اور مشورہ حاصل کرنے کا ایک نظام ہے۔ اور آزادی ضمیر کی حدود مقرر ہیں۔ اس نظام کو پس پشت ڈال دینا یا ان حدود سے تجاوز کر جانا ہمیشہ ہی اخلاق کی تخریب کا باعث ہوا ہے۔

اسلام میں نبی اور خلیفہ کی پوزیشن

اسلامی نقطہ نگاہ کی رو سے نبی خالق اور مخلوق میں واسطہ ہے۔ اور نبی کی طرف سے بلحاظ اس کے خلیفۃ اللہ ہونے کے انسانوں کو حقوق تفویض کئے جاتے ہیں۔ اور اس کے مقرر کردہ نمائندوں کو لازماً وہ حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ جو نبی نے ان کے لئے تجویز کی ہو نبی اپنی زندگی میں جماعت کی رائے معلوم کرنے کے لئے انفرادی یا اجتماعی طور پر مناسب رنگ میں مشورہ لیتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد اس کا خلیفہ روحانیت اور نظام میں اس کا جانشین ہے۔ اور نفس نبوت کے علاوہ خلیفہ کو ہر رنگ میں نبی کی جانشینی کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اسی لئے خلفائے راشدین کے احکام واجب التعمیل ہیں اور ان کی اطاعت فرض۔ وہ اخلاقِ نبویہ کا کامل عکس ہوتے ہیں۔ نبی وقت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ جن مقدسوں کو تیار کرتا ہے۔ وہ ان میں سے بہترین وجود ہوتے ہیں۔ اور نبی کے اسوۂ حسنہ پر گامزن۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض

جماعت احمدیہ کا قیام اسلامی قوانین اور قواعد کے دوبارہ احیاء اور اجراء کے لئے ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد یحیی الدین ویقیم الشریعۃ اس پر نص قطعی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے مقدس رہنماؤں کے زیر قیادت اس مقصد کے پورا کرنے میں کوشاں ہے۔ اور آج اسلامی تمدن اور شریعت غرا کے وہ ارشادات جو صدیوں سے طاق نسیان پر رکھ دیئے گئے تھے۔ جماعت احمدیہ میں عملی صورت میں زندہ ہو رہے ہیں۔ جن احکام اسلام کے متعلق خود مسلمان عذر تلاش کر رہے تھے۔ کیونکہ دشمن ان پر نہائت تندی سے معترض تھے۔ اور انہیں زمانہ جہالت کی یادگار قرار دے رہے تھے۔ جماعت احمدیہ نے ان احکام کو اسلام کی پیشکردہ صورت میں عملی رنگ میں دنیا کے سامنے رکھا۔ اور اسے دیکھ کر اب مفکرین معترف ہوئے ہیں کہ اسلام اپنی اصلی صورت میں نہائت خوبصورت اور مفید ترین شاہراہ عمل ہے۔

نظام جماعت

اسلامی تمدن کے عظیم القدر امور میں سے جنہیں احمدیت آج صحیح صورت میں پیش کر رہی ہے۔ ایک اہم مسئلہ نظام جماعت کا ہے۔ جماعت کی محکم ترین تنظیم کا دشمنوں تک کو اقرار ہے اس تنظیم کا ایک پہلو جماعت سے مشورہ لینے کا بھی ہے۔ اور یہ مقالہ اسی سے متعلق ہے۔

دنیا کی موجودہ حکومتیں

دنیا میں اس وقت حکومت کے دو طریق رائج ہیں۔ ڈکٹیٹر شپ۔ اور جمہوریت۔ ڈکٹیٹر شپ میں بالعموم جمہور کو آزادی رائے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک شخص کی مستبدانہ رائے کا سب کو پابند ہونا پڑتا ہے۔ حالانکہ وہ شخص نہ کسی آسمانی قانون سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ اور نہ ہی اسے خاص تائید الہیٰ حاصل ہوتی ہے نام نہاد جمہوریت کی شکلیں بھی اپنے اندر حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور عوام کی حقیقی نمائندگی کا بہت کم دخل ان کی تشکیل میں ہوتا ہے۔ پھر ان جمہوریتوں میں طریقہ ہائے حکومت بھی صحیح رنگ میں جاری نہیں۔ مجھے اس سے بحث نہیں کہ ان نقائص کی ذمہ واری رائےدہندوں کی عدم تربیت یا غلط راہ روی پر ہے جنہیں اپنے مالی نفوذ یا شخصی اثر و رسوخ کے باعث زیادہ آراء حاصل کرنے کا موقعہ مل گیا۔ بہرحال یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ موجودہ جمہوری نظام بھی اپنی غرض کو صحیح طور پر پورا نہیں کر رہا۔

قرآن کریم کی زریں ہدائت

قرآن مجید نے اس بارے میں ایک زریں ہدائت دی ہے۔ فرمایا اُدّوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس فاحکموا بالعدل۔ اے رائے دہندو! اس امانت کو اس کے ادا کرنے کے قابل افراد کے سپرد کرو۔ اور اے منتخب شدہ ذمہ وارو جب تم لوگوں پر حکمرانی کرو تو نہائت عدل وانصاف سے کرو۔ کسی قسم کی کجی یا زیغ اختیار نہ کرو۔ اگر آج ووٹ (رائے) کا صحیح استعمال ہو۔ جنبہ داری۔ رشتہ داری۔ پارٹی بازی اور مالی پوزیشن کے بیجا اثر کے استعمال کے طریق کو ترک کر دیا جائے تو سیاست عالمیہ کے بیشتر خرخشے فوراً ختم ہو سکتے ہیں۔ اور دنیا امن کا سانس لے سکتی ہے لیکن جب تک کمزور اقوام کی آزادی کو سلب کیا جاتا رہے گا۔ اور انہیں فطری حقوق سے محروم کرنے یا محروم رکھنے کی سکیمیں زیر عمل رہیں گی۔ امن عالم کو برباد کر دینے والی چنگاری بھی سلگتی رہے گی۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ وہ چنگاری انجام کار بڑی بڑی سلطنتوں کو تودہ راکھ بنا کر رکھ دے۔

اسلامی حکومت کا طریق

اسلام کی حکومت دینی حکومت ہے۔ اس کا تصور موجودہ ڈکٹیٹر شپ اور موجودہ جمہوریت کے درمیان درمیان ہے۔ نبی اور اس کا خلیفہ ازروئے اسلامی قانون واجب الاطاعت حاکم ہیں۔ وہ جماعت سے مشورہ لیتے ہیں۔ مگر فیصلہ کرنا انبیاء اور خلفاء کا کام ہوتا ہے۔ کیونکہ انہیں وہ نور فراست دیا جاتا ہے۔ کہ حقائق الاشیاء ان کے سامنے عیاں ہوتی ہیں یا مشورہ لینے کے بعد ہو جاتی ہیں۔ اور باقی مومن اس مقام پر نہیں ہوتے۔ اسلئے آخری فیصلہ نبی یا خلیفہ کا ہی ہوتا ہے۔ اور ہر مومن کا فرض ہے کہ اسے بشرح صدر قبول کرے۔ اور اس پر عمل پیرا ہو۔ وہاں مشورہ سے تجویز کے مختلف پہلو سامنے آجاتے ہیں۔ اور ہر شخص کو آزادانہ غور کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اور جماعت اس طریق پر گامزن ہوتی ہے جو سراسر خیر و برکت کا

غرض اسلام نے مشورہ کی اہمیت کو قائم کیا ہے۔ لیکن ہر مشورہ قابل پذیرائی نہیں ہوتا۔ اور خصوصاً جب مشورہ دہندوں میں اختلاف ہو تب تو بہرحال ایک مشورہ کو ترک کرنا ضروری ہوگا۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی امر کے متعلق نبی یا خلیفہ کے قلب پر بطور القاء کوئی بات ظاہر کی جائے۔ جس سے عام مومن آگاہ نہ ہوں اس لئے اسلام نے کثرت آراء کی پابندی لازمی قرار نہیں دی۔ نہ نبی اسکا پابند ہے۔ کہ مشورہ دینے والوں کی اکثریت کے خیال کو ضرور قبول کرے۔ اور نہ ہی اسکا خلیفہ مجبور رہے۔ کہ کثرت آراء کے خلاف فیصلہ نہ کر سکے شاورھم فی الامر سے مشورہ کا احترام ظاہر ہے۔ لیکن فاذا عزمت فتوکل علی اللہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آخری فیصلہ یا عزم علی العمل شخص واحد یعنی نبی یا خلیفہ کی رائے پر ہے۔

چنانچہ اسلام کے اولین دور میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے خلفاء راشدین نے اس پر عمل کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کثرت آراء کے احترام کے باوجود فیصلہ وہی ہے جس پر اللہ تعالےٰ کے نبی یا اس کے روحانی جانشین کو انشراح صدر حاصل ہو۔ اور جس رائے پر پہلے قائم کیا گیا ہو۔ تاریخ اسلام میں اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔

اسلامی طریق نظام کے مخالفین

جب تک مسلمان اسلام کے اس زرین اصل پر عمل پیرا تھے وہ فتن و شرور سے محفوظ رہے اور جونہی انہوں نے اس سے بے پرواہی اختیار کی وہ مصائب و آلام کا شکار بن گئے۔ یقیناً یہ اصل کہ آخری فیصلہ نبی یا خلیفہ کا ہی ہے۔ کمزور دل اور منافقوں پر سخت گراں ہوتا ہے۔ وہ اس اصل کے خلاف مختلف طریقوں پر پروپیگنڈا کرتے ہیں (۱) کبھی اس نبی یا خلیفہ کی ذات میں طعن کرتے ہیں کہ وہ تو اپنے اردگرد کے لوگوں کی باتوں سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اور انہی کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہے۔ ہماری بات یا رائے پر تو غور بھی نہیں کرتا۔ اسی طعن کی طرف آیت قرآنی ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمومنین ورحمۃ للذین آمنوا منکم میں اشارہ ہے (۲) عموماً ایسے لوگوں کا مشورہ قربانی سے گریز پر مبنی ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مصلحت الٰہی کے ماتحت اس قربانی کے دوران میں عارضی طور پر مومنوں کو تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ تو وہ کھل کھیلتے اور کہنا شروع کر دیتے ہیں لو کان لنا من الامر شیٔ ما قتلنا ھھنا (آل عمران) کہ اگر ہمارا بھی دخل ہوتا تو آج ہم اس طرح تباہ نہ ہوتے اور ہمارے لوگ اس طرح بے دریغ قتل نہ کئے جاتے۔ اس قسم کی بات کہتے وقت منافق ہمدردی کا جامہ پہنتے اور قوم کے بہی خواہ بننے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہوتی ہے۔ کہ انہیں یہ گوارا نہیں ہوتا کہ نبی یا خلیفۂ وقت ان کی آراء کے خلاف فیصلہ کرے۔ (۳) وہ کبھی جماعتی فیصلہ کے خلاف مشکلات کو بڑھا چڑھا کر دکھاتے ہیں۔ اور اس طرح دوسروں کی ہمت بھی پست کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی گرمی کی شدت کو پیش کر کے کہتے ہیں لا تنفروا فی الحر اور کبھی اور امور کو پیش کر کے امر الٰہی میں خلل انداز ہونا چاہتے ہیں وان منکم لمن لیبطئن (۴) اپنی رائے کے قبول نہ کئے جانے کی صورت میں وہ ناراض ہو کر یہانتک کہہ دیتے ہیں کہ لو نعلم قتالاً لاتبعناکم آپ لوگوں کا فیصلہ تو سراسر ہلاکت ہے ہم اس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ جنگ نہیں بلکہ یونہی موت کے منہ میں جانا ہے یا یہ کہ وہ جماعتی فیصلہ کو قبول کرنے کی بجائے دروغ بافی شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم تو نااہل ہیں۔ اب ہم سے اس قربانی میں شرکت کا مطالبہ کیا؟ (۵) وہ تاک میں رہتے ہیں۔ کہ رسول یا اس کے خلیفہ کے فیصلہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کو کسی قسم کا گزند پہنچے۔ اور وہ اپنے اندرونی بغض کا اظہار کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان تصبک حسنۃ تسؤھم وان تصبک مصیبۃ یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ویتولوا وھم فرحون (التوبہ) کہ اے رسول! اگر تجھے کوئی آرام پہنچتا ہے۔ تو یہ منافقوں کو ناگوار ہوتا ہے۔ اور اگر کسی مشکل کا سامنا ہو تو وہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہم نے تو پہلے ہی سوچ کر انتظام کر لیا تھا یعنی ہم اس نبی کی رائے اور فیصلہ کے خلاف عمل پیرا رہے ہیں چنانچہ مومنوں کی مصیبت پر وہ خوش ہوتے ہیں۔

غرض منافق اس قسم کے طریقوں سے کوشاں رہتے ہیں۔ کہ نبی یا اس کے خلیفہ کو شریعت نے فیصلہ کا جو اختیار دیا ہے اسے گھناؤنے طریق پر پیش کریں۔ اور عوام الناس کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر کے امت مسلمہ کے رشتہ وحدت کو کمزور کر سکیں۔ صحابہ کرام ...

قربانیوں کیلئے مستقل عزم و ارادہ کرنیوالوں کی مشکلات خداتعالےٰ دُور کر دے گا

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"مومن کی نیت بہت بڑی چیز ہے۔ پس اگر تم مومن ہو تو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا۔ کہ تمام مشکلات خود بخود دور ہو جائیں گی"۔ "تمہارے ارادوں کو پختہ کرنے کے لئے یا تو تمہارے لئے سامان پیدا کر دے گا۔ یا پھر حوصلے بڑھا دے گا۔ تمہارا مقصد دونو طرح حل ہو جائے گا"۔

"مومن کی نیت خدا تعالےٰ کے فضلوں کے جذب کرنے والی ہوتی ہے۔ پس دل میں ارادہ کر لو۔ اللہ تعالےٰ مومن کے ارادہ کے پورا ہونے کے سامان خود بخود کر دیتا ہے"۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بعض احباب نے تو چندہ تحریک جدید فوری ادا کر دیا۔ اور بعض اس فکر میں ہیں کہ اس مہینہ کے آخر میں بہرحال ادا کر دیں۔ خواہ قرض ہی لینا پڑے۔ اور بعض نے جلد ادا کرنے کے لئے عزم اور پختہ ارادہ کر لیا ہے۔

جن احباب نے تحریک جدید کا چندہ سال پنجم سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر احمدی جو تحریک جدید کے امتحان میں شریک ہوا ہے۔ اپنا عہد پورا کر کے نہ صرف کامیاب ہو۔ بلکہ اعلےٰ نمبروں میں کامیاب ہو۔

۱۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب بی اے واقف تحریک جدید نہ صرف سال پنجم کے وعدے کی رقم ادا کر دی۔ بلکہ اپنے گذشتہ سالوں کی کمی کا بھی ازالہ کیا۔ اور ساتھ ہی اپنے گھر والوں کی سابقہ کمیوں کو پورا کیا۔

۲۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے واقف تحریک جدید نے تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ ستر۷۰ روپیہ کا جو ان کے گذارے کی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ ہے سو فیصدی پورا کر دیا۔ اور چونکہ گذشتہ دو سال میں بوجہ طالب علمی حصہ نہیں لے سکے تھے۔ اس رقم کے متعلق کہا۔ کہ ۳۰ نومبر سے پہلے ادا کرنے کی انتہائی کوشش کی جائے گی۔ اگر اللہ تعالےٰ نے سامان پیدا کر دیا۔ تو یکمشت ادا کر دوں گا۔

تحریک جدید میں کام کرنے والے ہر کارکن کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

۳۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ صدر انجمن احمدیہ کو ۷ اپریل کا خطبہ جمعہ پڑھنے کے بعد جو تنخواہ ملی وہ ساری کی ساری چندہ تحریک جدید میں دے دی بلکہ دو روپے قرض لے کر اس میں شامل کئے۔ تاکہ وعدہ کی ساری رقم پوری ہو جائے۔

۴۔ بابو عبدالواحد صاحب لائل پور نے ۷ اپریل کے خطبہ کے بعد کچھ تنخواہ میں سے بچا کر اور کچھ قرض لے کر تحریک جدید کا چندہ ساٹھ روپیہ ادا کر دیا۔

بعض احباب نے تحریک جدید کے آئندہ پانچ سالوں کا چندہ بھی ادا کر دیا ہے۔ جن احباب نے اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست عنقریب انشاء اللہ شائع کر دی جائے گی دوسرے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے میں انتہائی کوشش صرف کر دیں۔ اور ہر جماعت کا سیکرٹری اس بات کو ہر وقت مدنظر رکھے۔ کہ اس نے ۳۱ مئی تک اپنی جماعت کے وعدوں کی رقم کم سے کم نصف یا اس سے زیادہ ضرور داخل کرنی ہے اور زمیندار جماعتوں کو بھی یاد رہنا چاہیئے کہ انکی فصل نکل رہی ہے۔ اور ان کے وعدے بھی اس فصل سے ادا کرنے کے ہیں۔ اس لئے انہیں

مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر "الفضل" نے مندرجہ صدر عنوان سے ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جس کی اہمیت اور ضرورت اس سے زیادہ کیا بیان کی جاسکتی ہے۔ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے تحریر فرمائی ہے اس لئے ناظرین "الفضل" کی آگاہی کے لئے وہی پیش کی جاتی ہے۔

شاکر صاحب نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے وہ ایک عرصہ دراز سے بلکہ طالب علمی کے زمانے سے میرے مدِ نظر تھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب یہ خاکسار سکول کی نہم اور دہم جماعت میں تعلیم پاتا تھا تو اس وقت ہمیں ایک انگریزی کی کتاب "گولڈن ڈیڈز" پڑھائی جاتی تھی۔ جس میں بعض مغربی بچوں اور نوجوانوں کے سنہری کارناموں کا ذکر درج تھا مجھے اس کتاب کو پڑھ کر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک کتاب اردو میں مسلمان نوجوانوں کے کارناموں کے متعلق لکھی جائے۔ جس میں مسلمان بچوں کے ایسے کارنامے درج کئے جائیں جو مسلمان نونہالوں کی تربیت کے علاوہ دوسری قوموں کے لئے بھی ایک عمدہ سبق ہوں۔ یہ خواہش طالب علمی کے زمانہ سے میرے دل میں قائم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد جب میں نے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ تو یہ خواہش اور بھی ترقی کر گئی۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ جو کارنامے مسلمان نوجوانوں کے ہاتھ پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ وہ ایسے شاندار اور روح پرور ہیں کہ ان کے مقابلہ پر مسیحی نوجوانوں کے کارناموں کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ جب بھی خدا توفیق دے گا میں اس کام کو کروں گا۔ مگر افسوس ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک میری یہ خواہش عملی جامہ نہ پہن سکی۔ بالآخر گذشتہ سال اللہ تعالےٰ نے اس کی یہ تقریب پیدا کر دی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے مجھ سے مشورہ پوچھا۔ کہ میں آج کل رخصت کی وجہ سے فارغ ہوں۔ مجھے کوئی ایسا مضمون بتایا جائے جس پر میں ایک مختصر کتاب لکھ کر اسلام اور احمدیت کی خدمت کر سکوں۔ اس پر میں نے شاکر صاحب کو اپنی یہ خواہش بتا کر یہ تحریک کی کہ وہ اس موضوع پر مطالعہ کر کے کتاب تیار کریں۔ اور میں نے چند ایسی کتابوں کے نام بھی بتا دیئے۔ جس سے وہ اس مضمون کی تیاری میں مدد لے سکتے تھے۔ اور انتخاب وغیرہ کے متعلق بھی مناسب مشورہ دیا۔ اور مجھے خوشی ہے کہ شاکر صاحب نے مطلوبہ کتاب کے تیار کرنے میں کافی محنت سے کام لے کر ایک اچھا مجموعہ تیار کر لیا ہے میں نے اس سارے مجموعہ کو بالاستیعاب نہیں دیکھا مگر بعض حصے دیکھے ہیں۔ اور بعض جگہ مشورہ دے کر اصلاح بھی کروائی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ کتاب نوجوانوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے کہ کسی قوم کی مضبوطی اور ترقی میں اس کے نوجوانوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ایک تسلیم شدہ بات ہے۔ کہ نوجوانوں کی تربیت کا ایک بڑا عمدہ ذریعہ سلف صالح کی روایات ہیں جنہیں سن کر یا مطالعہ کر کے وہ اپنے اندر کام کی روح پیدا کر سکتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بعض مسلمان نوجوانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے بعد ایسے ایسے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ کہ ان کا ذکر پڑھ کر بے اختیار تعریف نکلتی ہے۔ اور ایمان تازہ ہوتا ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی عمر کے بچوں نے ایسی ایسی خدمات سرانجام دی ہیں۔ کہ بڑے بڑے لوگ بھی ان میں ہاتھ ڈالتے ہوئے رکتے تھے۔

دراصل بچپن کا زمانہ ایک بڑا ہی عجیب و غریب زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں ایک طرف تو نمو اور ترقی کی طاقت اپنا کام کر رہی ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف خطرات سے ایک گونہ بے پروائی کا عالم ہوتا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر ان کے ذہن کو ایک اچھے راستہ پر ڈال دیا جائے تو وہ حقیقتاً حیرت انگیز کام کر سکتا ہے۔ اور اس ذہنی کیفیت کے پیدا کرنے کے لئے ایک طرف تو ایمان اور اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری طرف عملی نمونہ کی۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ جب ہمارے نوجوان اپنے سلفِ صالح کے کارناموں کا مطالعہ کریں گے اور انہیں اس بات پر آگاہی حاصل ہوگی۔ کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کی قوتِ قدسیہ کے ماتحت مسلمان بچے کیا کیا خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ تو چونکہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں ایمان اور اخلاص پہلے سے موجود ہے۔ وہ اس عملی نمونہ کو دیکھ کر اپنے اندر ایک حیرت انگیز عملی تبدیلی پیدا کریں گے روایات کا قومی اخلاق پر اتنا گہرا اثر ہوتا ہے۔ کہ بعض محققین نے تو قوم کے لفظ کی تعریف ہی یہ کی ہے۔ کہ روایات کے مجموعہ کا نام ہی قوم ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ ایک قوم کو دوسری قوم سے ممتاز کرنے والی زیادہ تر قومی روایات ہی ہوتی ہیں۔ مگر روایات کو محض قصہ کے رنگ میں نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ ان کی تحریکی قوت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تاکہ گذشتہ تاریخ ہماری آئندہ عمارت کے لئے بنیاد کا کام دے سکے۔

میں اس مختصر تمہید کے ساتھ اس مجموعہ کو اپنے عزیز نوجوانوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ شاکر صاحب اس کتاب کے آئندہ ایڈیشن میں احمدی نوجوانوں کے کارناموں کو بھی شامل کر لیں گے۔ کیونکہ ان میں بھی انسان کو بہت روح پرور نظارے ملتے ہیں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

یہ کتاب پونے دو سو صفحات حجم پر اچھی لکھائی۔ چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ احمدی احباب اور خصوصاً احمدی نوجوانوں کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت ۸ ؍ ہے۔ اور مینیجر صاحب احمدیہ بکسٹال قادیان سے مل سکتی ہے۔

الفضل کے بغیر آپ کن چیزوں سے محروم رہتے ہیں

برادران! الفضل جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا شجر ہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی اور اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہے۔ اس قابل ہے کہ ہر احمدی اپنی روحانی اور ایمانی ترقی کے لئے اس کا مطالعہ کرے۔ کیونکہ اس سے محرومی بہت سی باتوں سے محروم کر دیتی ہے الفضل کے بغیر آپ (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات ملفوظات اور تقاریر کے مطالعہ سے (۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روزانہ حالات سے (۳) بزرگان سلسلہ علماء اور مبلغین کے مضامین سے (۴) اہم مرکزی واقعات اور حالات سے (۵) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹوں کے مطالعہ سے (۶) مفید مذہبی اور تربیتی مضامین اور اسلام اور احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جواب کے مطالعہ سے محروم رہیں گے

ایک احمدی کے لئے یہ بہت بڑی محرومی ہے۔ ان حالات میں ان احباب کا جو الفضل کے خریدار نہیں۔ فرض ہے۔ کہ ممکن سے ممکن کوشش کر کے الفضل اپنے نام جاری کرا کر اس کا باقاعدہ مطالعہ کریں۔

بہی خواہان الفضل بھی از راہ مہربانی دوسرے احباب کو الفضل کی خریداری کی تحریک فرماتے رہیں۔ ان کی مساعی نہایت قابل شکریہ ہونگی۔

خاکسار:۔ مینیجر

اہم ملکی حالات اور واقعات

آبیانہ کی تخفیف کے متعلق حکومت پنجاب کا اعلان

حکومت پنجاب کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جن علاقوں کی پہلے سیلابی نہروں سے آبپاشی ہوتی تھی۔ اور اب حویلی پروجیکٹ سے ہوگی۔ ان کے زمینداروں نے شکایت کی تھی۔ کہ آبیانہ کی جو شرح آئندہ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ وہ اس شرح سے بہت زیادہ ہے۔ جو اس وقت نافذ ہے حکومت نے اس درخواست پر غور کیا۔ اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ چونکہ آبپاشی کے ذرائع میں تبدیلی کی وجہ سے زراعت کے نظم و ترتیب میں کچھ خلل پیدا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے آبیانہ میں رعایت ہونی لازمی ہے۔ اور مجوزہ اضافہ آہستہ آہستہ ہونا چاہئے۔ لہذا افصل خریف ۱۹۳۹ء سے عارضی طور پر ہر قسم کی پیداوار پر آبیانہ کی شرح میں عام معافیاں دی جائیں گی۔ جو غیر دوامی کھالوں کی صورت میں پہلی چھ فصلوں کے لئے اور دوامی کھالوں کی صورت میں پہلی چار فصلوں کے لئے ہوں گی یہ معافیاں نہر انگ پور اور حویلی کنال کی غیر دوامی نہروں کے علاقوں میں پہلی دو فصلوں کے لئے شرح میں اضافہ پر بارہ آنہ فی روپیہ اور بعد کی دو فصلوں کے لئے آٹھ آنہ اور تیسرے سال چار آنہ فی روپیہ کے حساب سے ہوں گی۔ حویلی کنال کی دوامی نہروں پر پہلی دو فصلوں کے لئے شرح پر اضافہ میں آٹھ آنہ فی روپیہ اور بعد کی دو فصلوں پر چار آنہ فی روپیہ کے حساب سے ہوں گی۔ اس اثنا میں خرابہ کے متعلق قواعد کا بھی عنقریب اعلان کر دیا جائیگا۔

صوبہ مدراس میں فساد

ڈیلو (مدراس) سے ۳ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب مقامی ہندوؤں نے ایک دیوی کا جلوس نکالا۔ اور مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔ مسلمانوں نے ہر چند روکا۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ اس پر پولیس نے بھی ہندوؤں کو بہت سمجھایا۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ بلکہ اشتعال انگیز نعرے لگانے لگے۔ مسلمان جو قریب ہی جمع تھے مشتعل ہو گئے۔ اور دونو طرف سے سنگ باری ہونے لگی۔ آخر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ مگر اس سے بھی امن قائم نہ ہوا۔ آخر فائر کئے گئے جس پر ہجوم آہستہ آہستہ وہاں سے تو ہٹ گیا۔ مگر مختلف ٹولیوں نے شہر میں پھر دکانوں اور مکانوں کو لوٹنا اور آگ لگانا شروع کر دیا۔ اور پولیس پر بھی پتھر برسائے جانے لگے۔ آخر مزید پولیس منگوائی گئی۔ اور بڑی مشکل سے حالات پر قابو پایا گیا۔ اس ہنگامہ میں پچاس سے زائد اشخاص زخمی ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر پولیس بھی سنگباری سے مجروح ہوئے ہیں گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ اور ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے ہر قسم کے جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لکھنؤ میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس

۳ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ لکھنؤ کے شیعہ اور سنی مسلمانوں میں مفاہمت و سمجھوتہ کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔ سنیوں کو چونکہ حکومت کی طرف سے اجازت مل چکی تھی۔ انہوں نے عیش باغ سے ایک جلوس نکالا جس میں پچاس ہزار سے زیادہ لوگ شریک ہوئے۔ سب اہل جلوس مدح صحابہ پڑھ رہے تھے سوار اور مسلح پولیس کی زبردست جمعیت ساتھ تھی۔ بعض چوراہوں پر فوج بھی متعین کر دی گئی تھی۔ جو رستہ اس جلوس کے گزرنے کے لئے مقرر تھا۔ اس کے اکثر حصوں پر خار دار تار لگا دئے گئے تھے۔ شہر کے مختلف رستوں سے گزرتا ہوا۔ یہ جلوس ریلوے گراؤنڈز میں پہنچکر ختم ہوا۔ جہاں جلسہ ہوا۔ اور مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔

دوسری طرف ہندوستان کے مختلف صوبجات سے آئے ہوئے شیعوں کے ایک جتھہ نے جو ۱۱۹ افراد پر مشتمل تھا۔ امام باڑہ کے قریب تبرا بازی کی۔ اور اس لئے پولیس نے ان سب کو گرفتار کر لیا۔ جلوس اور جلسہ میں کسی قسم کی بدامنی پیدا نہیں ہوئی۔ اور یہ تقریب خیر و عافیت سے اختتام پذیر ہوئی۔

حیدرآباد میں شورش اور جگت گرو شنکر اچاریہ

ہندوؤں کے مشہور رہنما جگت گرو شنکر آچاریہ نے حال میں شولاپور سے حیدرآباد تک سفر کیا۔ اور راستہ میں مختلف مقامات مثلاً عثمان آباد گلبرگہ۔ نانک نگر اور تلجا پور وغیرہ میں ٹھہرتے گئے۔ حیدرآباد پہنچکر انہوں نے سر اکبر حیدری وزیر اعظم ارکان حکومت اور بعض دیگر معززین سے ملاقات کی۔ مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں سے بھی ملے۔ غرضکہ وہاں کے حالات کی اچھی طرح دیکھ بھال کی۔ اور مختلف نظریات کے متعلق براہ راست علم حاصل کیا۔ اس کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے ان سے مل کر دریافت کیا کہ آپ اپنی تحقیقات کے نتائج سے پبلک کو مطلع کریں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ موجودہ سٹیج پر میرے لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ اس قسم کا کوئی بیان شائع کروں۔ کیونکہ اس سے ہندو اور مسلمان دونو کے مفاد کے خطرہ میں پڑنے کا احتمال ہے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آریہ سماج ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں اکثر ناتجربہ کار نوجوان بھرتی ہو کر کام کر رہے ہیں۔ جو بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ علاوہ ازیں رستہ میں تلجا پور اور نانک نگر کے ہندوؤں نے حکومت آصفیہ کے خلاف مجھ سے جو باتیں کی تھیں۔ یہاں آکر تحقیقات کرنے پر میں نے ان سب کو غلط پایا۔

حکومت نظام نے ان کو عام اجازت دے رکھی تھی۔ کہ وہ جہاں چاہیں جائیں اور جس سے مناسب سمجھیں ملیں۔ ہندوؤں کا بچشم خود معائنہ کریں۔ اور مقامی ہندو رہنماؤں کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔ اور جن باتوں کی وضاحت سرکاری حکام سے کرانا چاہیں۔ بلا تکلف کرائیں۔ اور اس طرح آزادانہ تحقیقات کے لئے ان کو تمام ممکن سہولتیں مہیا کر دی تھیں۔ اور اس قدر چھان بین کے بعد آپ نے جو بیان دیا ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج نے جو ستیہ آگرہ کی تحریک حیدرآباد میں شروع کر رکھی ہے۔ وہ محض فتنہ انگیزی ہے۔ حقیقی شکایات پر مبنی نہیں ہے۔

حکومت پنجاب اور قحط زدہ لوگوں کی امداد

فنانشل کمشنر پنجاب کے دفتر نے اعداد و شمار کی جو تفصیل شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے لیکر ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء تک حکومت پنجاب قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے باون لاکھ پچاس ہزار ۳۵۲ روپے خرچ کر چکی ہے۔ یہ امداد اضلاع حصار۔ رہتک۔ گوڑگاؤں اور کرنال کے مصیبت زدوں کو دی گئی ہے۔ زمینداروں اور کسانوں کو سرکاری محاصل اور واجبات میں جو معافیاں دی گئی ہیں۔ وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ ان معافیوں کی میزان بھی ۲۹ لاکھ کے قریب ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ حکومت پنجاب اس وقت تک قریباً اکیاسی لاکھ روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں کسی حکومت نے ایک سال کے اندر قحط زدہ لوگوں کو آج تک اتنی گرانقدر امداد نہیں دی۔ ان علاقوں میں اب بھی آبپاشی اور امدادی کام جاری ہیں۔ جن پر کافی روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں زمینداروں کو تقاویاں دی گئی ہیں۔ سال رواں کے لئے اسمبلی نے ان لوگوں کی امداد کے لئے ۷۷ لاکھ روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔ جو کام کی وسعت کے پیش نظر ناکافی سمجھی جاتی ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور بارش ہو گئی تو امید ہے کہ اس قدر امداد دینے کی ضرورت محسوس نہ کی جائے گی۔ اور لوگ معمولی سی امداد کے ساتھ اپنا گزارہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔